بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقشِ آغاز

معاہدہ جنیوا

کیا کھویا ــــ کیا پایا؟

قائد جمعیۃ مولانا سمیع الحق سیکرٹری جنرل جمعیۃ علماء اسلام

سینیٹر مولانا سمیع الحق نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں ۱۸ اپریل ۸۸ء کو جنیوا معاہدہ کے بارے میں اظہارِ خیال کیا۔ اس خطاب کا متن حسب ذیل ہے ــ (ادارہ)

جناب چیئرمین! جنیوا معاہدہ پر ممبران اظہارِ خیال کر رہے ہیں اور یہ مسئلہ ایسا ہے کہ یہ کسی سیاسی اور گروہی بنیاد پر مبنی نہیں ہے اور ہر ممبر کو حق ہے کہ وہ ملک و ملت کی خیر خواہی اور استحکام کے پیشِ نظر اس معاملہ پر اظہارِ خیال کرے خواہ وہ حزبِ اختلاف سے تعلق رکھتا ہو یا حزبِ اقتدار سے۔ ملک کی سالمیت کا مسئلہ ان تمام گروہی تقسیموں سے بالاتر ہوتا ہے۔ جنیوا معاہدہ کے لیے ایک طویل جد و جہد اور مشق اور طویل دور جنیوا کے مذاکرات پر گذرا اور اس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ بدقسمتی سے جو عظیم مشکل اور بحرانی مسئلہ افغانستان کی شکل میں ہمارے سامنے پیش آیا ہے اس کا کیسے خاتمہ کیا جائے اور جنگ کا کیسے خاتمہ ہو اور افغانستان میں امن اور سلامتی کیسے پیدا کی جائے اور تیس ۳۰ پینتیس ۳۵ لاکھ مہاجرین جو انتہائی مصیبتوں میں در بدر پھر رہے ہیں وہ کیسے وہاں واپس چلے جائیں؟ یہ تین چار اصل مقاصد تھے جنیوا معاہدہ کے لیے جس کے لیے اتنی طویل جد و جہد پاکستان کے وزارت خارجہ نے بھی کی اور باہر کی طاقتوں نے بھی۔ آج اگر یہ مقصد اس معاہدہ سے حاصل ہوتا ہے تو ہم بلاشبہ اس کی تحسین کریں گے اور اس کا خیر مقدم کریں گے، لیکن اگر واقعات کی دنیا میں اور حقائق کی دنیا میں ان چار باتوں میں کوئی بھی مقصد ہمیں حاصل نہیں ہو سکتا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ خواہ مخواہ ایک ایسی محنت کی گئی اور جد و جہد میں اتنا وقت گذارا گیا جس سے پاکستان کو کم از کم کچھ حاصل نہ ہو سکا۔

پاکستان نے مداخلت کے جرم کا اعتراف کیا

ہمیں پہلے تو پاکستان کے نقطہ نظر سے دیکھنا ہے کہ ہم نے اس معاہدہ سے کیا کھویا اور کیا پایا؟ بعد میں ہمیں دیکھنا ہے کہ افغانستان کے مجاہدین کو کیا ملا یا کیا نہیں ملا یا اور امن قائم ہو جائے گا یا نہیں؟ سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان نے بلاوجہ (جس جرم میں شریک نہیں تھا) اس سارے جرم کو اپنے سر پر لے لیا اور اس نے عالمی پلیٹ فارم پر اعتراف کیا کہ میں مداخلت کر رہا ہوں جبکہ ہم نے کبھی افغانستان کے مسئلہ میں مداخلت نہیں کی، مداخلت ایک بڑی سپر طاقت نے کی اور اس نے ظلم و بربریت کا بازار گرم کر دیا، لاکھوں انسانوں کو قتل کیا اور پورے

افغانستان کو ایک کھنڈر میں تبدیل کر دیا۔ اور پچاس لاکھ افراد کو وہاں سے اٹھا کر دنیا بھر میں بے یار و مددگار پھینک دیا۔ اس عظیم جابر اور ظالم قوت نے مداخلت کی اور اس کے نتیجے میں تیس[۳۰] پینتیس[۳۵] لاکھ افراد پاکستان آئے اور پاکستان نے ایمان کے جذبہ سے انصار کے جذبہ سے ان کو پناہ دی کہ کوئی اور راستہ ہی نہیں تھا اور روس چیختا رہا آٹھ سال سے کہ پاکستان مداخلت کر رہا ہے اور دنیا بھر کے اقوام، غیر جانبدارانہ اقوام، اقوام متحدہ، اسلامی تنظیم وہ اس الزام کی تردید کرتی رہیں اور کہتی رہیں کہ مداخلت روس کر رہا ہے، پاکستان کا اس مداخلت میں کوئی ہاتھ نہیں۔ اس معاہدے کا آغاز ہی ان الفاظ سے ہوتا ہے کہ "ڈیموکریٹک ری پبلک آف افغانستان اور اسلامک ری پبلک آف پاکستان۔ آخر تک یہ سلسلہ چل رہا ہے کہ "عدم مداخلت کے اصول کی مکمل پابندی انتہائی اہمیت کی حامل ہے اور سیاسی، اقتصادی، ثقافتی اور سماجی نظام کسی قسم کی بیرونی مداخلت، دخل اندازی، تخریب، دباؤ یا دھمکی کے بغیر آزادی سے طے کرنا چاہیئے۔" اور آرٹیکل ۳، اور ۴ کے بعد اس میں واضح طور پر ہے کہ "ڈیموکریٹک ری پبلک آف افغانستان اور اسلامی ری پبلک آف پاکستان کے مابین باہمی تعلقات کے اصولوں بالخصوص عدم مداخلت پر دو طرفہ سمجھوتہ"۔ یعنی یہ ہم نے دستخط کر کے ثابت کر دیا کہ واقعی ہم مداخلت کر رہے ہیں۔

اصل قاتل اور جارح روس کو ثالث بنا دیا

اور اصل مجرم اور ظالم جو تھا اُس کی حیثیت اس معاہدے میں کیا کر دی گئی، اس کو ایک داروغہ بنا دیا گیا، اُس کو ایک ضامن کی حیثیت دے دی گئی، اُس کو ایک ثالث کی حیثیت دے دی گئی، کیونکہ اسی پیراگراف میں آگے ہے کہ: "یونین آف سوویت سوشلسٹ ری پبلک اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کی طرف سے بین الاقوامی ضمانتوں کا اعلان"۔ معاہدے میں جہاں بھی روس کا ذکر ہے اس کی حیثیت ایک ضامن کی ہے، ضامن ہرگز ایک فریق نہیں ہوتا، ضامن ایک ثالث ہوتا ہے۔ تو وہی قاتل تھا، اُسی کو منصف ٹھہرا لیا گیا۔ روس تو یہی چیختا تھا کہ یہ ساری مصیبت پاکستان کی اُٹھائی ہوئی ہے، اور رُوس اور افغانستان کے میڈیا میں اس کو افغانستان کی ارد گرد کی صورتحال سے تعبیر کیا جاتا رہا کہ یہ کوئی بین الاقوامی مسئلہ نہیں ہے، یہ افغانستان اور پاکستان دو پڑوسیوں کی جنگ ہے اور امریکہ کی شرارت سے پاکستان بار بار مداخلت کر رہا ہے اور افغانستان کے ارد گرد کی صورتحال بگڑی ہوئی ہے اور روس بالکل ایک تماشائی ہے۔ **الغرض** ہم نے اس معاہدے پر دستخط کر کے یہ سارا الزام واضح طور پر اپنے سر پر لے لیا ہے کہ ہم مداخلت کرتے رہے، جبکہ آٹھ سال تک ہم نے ظلم کے خلاف مظلوم کی حمایت کی، آزادی کیلئے لڑنے والوں کی نصرت کی، مگر اب سارے کیے کرائے پر ہم نے اس معاہدے کے ذریعے پانی پھیر دیا۔

جناب چیئرمین! یہ معاہدہ کابل اور اسلام آباد کے درمیان نہیں ہونا چاہیئے تھا، یہ معاہدہ مجاہدین اور رُوس کے درمیان ہونا چاہیئے تھا۔ کابل کی اپنی کوئی حیثیت نہیں، وہ تو رُوس کی کٹھ پتلی حکومت تھی اور وہ روس کی حکومت کے کارندے تھے، وہ تو ماسکو کی ایک برانچ تھی، اصل تو مجاہدین تھے۔ ہم نے بلاوجہ اسلام آباد کو اس میں ملوث کر دیا، کیا اسلام آباد نے مداخلت کی تھی کہ آج اس کو روکا جا رہا ہے۔ معاہدہ میں تو واضح طور پر ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ روس ہرگز مداخلت نہیں کرے گا، حالانکہ اصولی طور پر ہونا یہ چاہیئے تھا کہ عدم مداخلت کی ضمانت روس سے لی جاتی۔ تو روس کو تو حق دیدیا گیا کہ آپ اپنی کٹھ پتلی

حکومت کی ہر طرح کی مدد کر سکتے ہیں، یعنی اس کو تو مداخلت کا باقاعدہ تحفظ دیا گیا کہ آپ جب بھی چاہیں، روس جو ہزاروں میل کی سرحدات افغانستان کے ساتھ ہیں، بلا روک ٹوک نجیب حکومت کی ہر وقت مدد کر سکتے ہیں، یعنی اس کو تو مداخلت کی آزادی ہے اور ہمارے لیے ہر قسم کی مداخلت پر پابندی ہے کیونکہ مداخلت ہم کرتے تھے، حالانکہ ہم مداخلت نہیں کرتے تھے بلکہ مجاہدین اپنی آزادی اور دفاع کی جنگ لڑ رہے تھے۔ تو ہم نے ایک بہت بڑی رسوائی اور بدنامی بین الاقوامی پلیٹ فارم پر مول لی ہے۔ اور ہم نے اس طرح خود یہ اعتراف کر لیا ہے اس جرم کا جس کے ہم مجرم نہیں ہیں۔ گویا ہم اب تک مداخلت کر رہے تھے اور اب مداخلت سے باز آجائیں گے تو پھر امن و امان قائم ہو جائے گا۔

اصل فریق مجاہدین سے وعدہ خلافی کی گئی

دوسری بڑی غلطی اس معاہدے میں یہ ہے کہ ہم اس کے فریق نہیں تھے، مجاہدین اصل فریق تھے، مجاہدین نے ایک عظیم جنگ لڑی ہے، تاریخ کی بے مثال قربانی دی ہے اور انہوں نے حقیقت میں ہماری جنگ لڑی ہے، اور یہ جہاد اور دفاع پاکستان کا مسئلہ تھا۔ ہم نے مذاکرات کے دوران چار سال سے بار بار یہ اعلانات کیے، صدر مملکت نے بھی اور جناب وزیر اعظم صاحب نے بھی اور وزیر خارجہ صاحب نے بھی بار بار یہ اعلانات کیے اور وعدے کیے کہ ہم معاہدے کو آخری شکل تب دیں گے جب مجاہدین کو ہم اعتماد میں لے لیں گے اور مجاہدین کی مرضی اور ان کے اعتماد کے بغیر کسی معاہدے پر آخری دستخط نہیں کریں گے۔ تو کیا ہم ان وعدوں پر پورے اترے اور کیا ہم نے واقعی مجاہدین کو اعتماد میں لیا اور ہم نے مجاہدین کی خوشنودی حاصل کر لی حالانکہ وہ چیخ رہے ہیں اور تڑپ رہے ہیں، رو رہے ہیں کہ ہماری آٹھ سال کی جنگ اور روس نے ہم پر جو ظلم و ستم کیا تھا، اس سے تو ہم نے نجات حاصل کر لی لیکن یہ جو ہمارے ساتھ ٹریجڈی ہوئی ہے اور یہ جو ظلم ہمارے ساتھ ہوا ہے یہ روس سے بڑھ کر ہمارے اوپر ایک بڑا حادثہ ہے ـــ وہ اللہ کی نصرت سے اب بھی مایوس نہیں ہیں۔ لیکن ہم نے ان وعدوں کو اور عہد و پیمان کو نظر انداز کر دیا کہ ہم مجاہدین کی مرضی کے بغیر، ان کو اعتماد میں لیے بغیر کسی معاہدے پر دستخط نہیں کریں گے۔

روس اپنے ایجنٹوں کی مدد کرتا رہے گا مگر مجاہدین بے دست و پا کر دیئے گئے

تیسری بات یہ ہے کہ معاہدے کی رو سے کہا گیا ہے کہ امریکہ اور روس دونوں اپنے اپنے حلیفوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ بظاہر خفیہ اور اصل باتیں اور ہوں گی، مگر روس کے لیے مدد کا دروازہ تو بالکل کھلا ہوا ہے، اس کی سینکڑوں اور ہزاروں میل سرحدات براہ راست افغانستان کے ساتھ ملی ہوئی ہیں، وہ جس وقت بھی چاہے اپنی کٹھ پتلی گورنمنٹ کی مدد کر سکتا ہے لیکن افغانستان کے ساتھ امریکہ کی کوئی سرحد نہیں ملتی ہے، امریکہ اگر مدد بھی کرے تو کس ذریعہ سے کرے گا، کیا وہ آسمان سے ہیلی کاپٹر بھیجکر افغانستان میں مجاہدین کی مدد کرے گا؟ جبکہ ہمارے ہاتھ پاؤں مکمل باندھ لیے گئے ہیں۔ اور یہاں تک معاہدہ میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی قسم کے دہشت پسندوں کے گروہوں، توڑ پھوڑ کرنے والوں یا تخریب کاری کرنے والے ایجنٹوں کی ہر قسم کی امداد روکی جائے گی

یا انہیں برداشت نہیں کیا جائے گا یا انہیں دوسرے فریق کے خلاف استعمال نہیں کیا جائے گا (آرٹیکل ۲، دفعہ ۱۲) علاقوں کے اندر کیمپوں یا اڈوں یا کسی اور طریقے سے ایسے افراد سیاسی، نسلی یا کسی اور قسم کے گروہ کی موجودگی، انہیں پناہ دینے، انہیں منظم کرنے، ان کی تربیت کرنے، ان کی مالی معاونت کرنے، انہیں ساز و سامان بہم پہنچانے، انہیں مسلح کرنے سے روکا جائے گا۔ (آرٹیکل ۲، دفعہ ۱۲)

امریکہ کہاں سے مدد کرے گا

یہ صورتحال ہے کہ جب بالکل ہمارے ہاتھ اور پاؤں بندھے ہوں گے تو امریکہ کہاں سے مدد کرے گا؟ اگر ہم فرض کریں کہ امریکہ پاکستان ہی کے ذریعے مدد کرے گا تو گویا ہم نے پہلے سے یہ طے کر لیا کہ خفیہ طور پر ہم اس معاہدے کی خلاف ورزی کریں گے۔ کسی معاہدے پر کوئی شخص ہم نے ایسا نہیں دیکھا کہ دستخط کرتے وقت اس کی نیت یہ ہو کہ بظاہر تو میں دستخط کرتا ہوں لیکن اندر سے میں اس کی مخالفت کروں گا، تو یہ ایک حیرت انگیز بات بن گئی ہے پھر جب ہم نے یہ معاہدہ کر لیا، اب ہم خفیہ مدد کریں یا نہ کریں لیکن روس واویلا مچائے گا اور دنیا بھر میں چیخے گا کہ حکومتِ پاکستان مداخلت کر رہی ہے اور وہ معاہدے کی خلاف ورزی کر رہی ہے، اور اسی کو بہانہ بنا کر خدانخواستہ ہم پر چڑھ دوڑنے کا جواز بنا سکے گا، وہ دنیا کو ثبوت کے ساتھ نہیں باور کرا سکتا تھا اب تو وہ ثبوت کے ساتھ کہے گا کہ میں بے گناہ ہوں اور مجھے حق ہے کہ میں پاکستان کو جو چاہوں سزا دے دوں — تو پاکستان کو ہم نے ایسے خطرے میں ڈال دیا ہے، اور اگر ہم اس خطرے سے الگ رہیں تو پھر جب امریکہ کی مدد وہاں بالکل نہیں پہنچ سکتی، امریکہ کی مدد نہیں پہنچ سکے گی اور روس کی حکومت کی مدد جاری رہے گی تو کیا ہم کٹھ پتلی حکومت سے آزادی حاصل کر سکیں گے؟ اور جب تک آزادی حاصل نہیں ہو گی تو کیا وہاں امن قائم ہو سکے گا؟ کیا وہاں خانہ جنگی ختم ہو جائے گی؟ اس معاہدے کی رُو سے نہ تو خانہ جنگی ختم ہو گی نہ مہاجرین واپس جا سکیں گے، نہ اس کے شر اور فساد سے پاکستان محفوظ رہ سکے گا۔

ہم نے روس کو افغانستان میں بیٹھے رہنے کا تحفظ دے دیا

زیادہ سے زیادہ روسی افواج واپس چلی جائیں گی میں سمجھتا ہوں کہ روسی افواج کو ہم نے تحفظ دے دیا ہے۔ روسی افواج نے اعلان کیا تھا کہ ہم ہر حالت میں واپس جائیں گے معاہدہ ہو یا نہ ہو۔ تو یہ ایک مثبت چیز جو بظاہر ہمیں معاہدہ میں نظر آ رہی ہے وہ روسی افواج کا انخلاء ہے۔ تو اس معاہدے کا اس انخلاء میں کوئی رول نہیں ہے۔ ہم معاہدہ نہ بھی کرتے تو بھی روسی افواج واپس جاتیں۔ مگر الٹا نقصان یہ ہوا کہ اقوام متحدہ نے، اسلامی تنظیم نے اور تمام عالمی غیر جانبدار اور حریت پسند اقوام نے مطالبہ کیا تھا کہ غیر مشروط طور پر روس واپس چلا جائے اور بلا تاخیر چلا جائے۔ ہم نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ ہم نے روس کو ۹ مہینے کی مہلت دے دی اور ان کو تحفظ دے دیا کہ ۹ مہینے تک تو آپ وہاں بیٹھے رہیں گے۔ روسی فوج کے انخلاء کے لیے ۹ مہینے کی مدت کی کوئی فوجی ضرورت نہیں تھی، وہ ایک ہفتے کے اندر اندر وہاں سے فوج نکال سکتا ہے۔ یہ ۹ مہینے کی مدت اس نے سیاسی ضرورتوں کے پیشِ نظر ہم سے حاصل کر لی اور ۹ مہینے میں وہ تمام سیاسی مفادات اور تحفظات حاصل کر کے وہاں سے جائے گا۔ مجاہدین چاہتے تو اسے ایک مہینے میں بھی جانے پر مجبور کر سکتے تھے، ایک ہفتے میں بھی جانے پر مجبور کر سکتے تھے، لیکن آپ نے سب کے ہاتھ باندھ

لیے کہ نہیں ۹ مہینے تو بالکل ان کو رہنا ہے خواہ وہ شکست کھا چکے ہوں، خواہ وہ ذلیل ہو چکے ہوں، لیکن ۹ مہینے بہرحال انہوں نے اپنے مقاصد اور مفادات کی تکمیل وہاں کرنی ہے۔

عبوری حکومت کی گارنٹی نہیں دی گئی

پھر اصل مسئلہ عبوری حکومت کا ہے، تو عبوری حکومت کی بات بھی بالکل غیر واضح اور مبہم ہے عبوری حکومت کے لیے معاہدے میں کوئی یقینی تحفظ نہیں رکھا گیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ کارڈوویز صاحب غیر سرکاری جدوجہد کریں گے، بات چیت کریں گے، ذاتی طور پر وہ عبوری حکومت اور مخلوط حکومت کے قیام کے لیے کوشش جاری رکھیں گے۔ اب اس کی ذاتی حیثیت کیا ہے؟ جب روس، امریکہ، افغانستان عبوری حکومت بنانے کے ضامن نہیں ہیں تو عبوری حکومت کیسے قائم ہو سکے گی؟ روس نے ہرگز تسلیم نہیں کیا کہ میں عبوری حکومت کے لیے بات چیت کے لیے بھی تیار ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ اسی معاہدے میں اس نے کہا ہے کہ میں اپنی کٹھ پتلی حکومت کی امداد جاری رکھ سکوں گا۔ جب وہ نجیب اللہ کی امداد جاری رکھنے کا اعلان کرتا ہے اور اپنے لیے تحفظ لیتا ہے، تو کیا وہ عبوری حکومت کے لیے تیار ہو سکتا ہے؟ عبوری حکومت کے لیے اگر وہ تیار ہوتا تو وہ اس امداد کو جاری رکھنے کا تحفظ حاصل نہ کرتا۔ تو اس طرح حکومت نے عبوری حکومت کا صرف پیش بندی کے طور پر اور دل بہلانے کے طور پر معاہدے میں ذکر کر دیا ہے لیکن عملاً اس کی کوئی صورت ہمارے سامنے نہیں آ سکے گی۔

مہاجرین کی باعزت واپسی کی ضمانت نہیں دی گئی

اس میں مہاجرین کی باعزت واپسی کا ذکر ہے لیکن وہ پیرا بالکل مبہم ہے کہ کیسے باعزت واپسی ہوگی، جب نو مہینے وہاں فوج مسلط رہے گی اور نو مہینے کے بعد انخلاء ہوگا اور نجیب گورنمنٹ بھی وہاں براجمان رہے گی اور اسلحہ کے ڈھیر کے ڈھیر اس کے پاس آتے رہیں گے۔ تو ان حالات میں مہاجرین کا باعزت تحفظ کیسے ممکن ہے۔ اس ۹ مہینے سے پہلے اگر ہم یہ توقع رکھیں کہ مہاجرین وہاں جائیں تو یہ بہت بڑی زیادتی ہے، ایک بھیڑیئے کے سامنے ان کو پھینکنا، ان کے ہاتھ پاؤں باندھ دینا اور اُن سے کہنا کہ اب آپ چلے جائیں۔

کیا یہ سب کسی سپر طاقت کی وجہ سے تھا؟

کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم نے اب تک سپر طاقتوں کے مفادات کی وجہ سے سب کچھ کیا؟ اس میں ایمان کا کوئی جذبہ نہیں تھا، اس میں ہمارے موقف کی سچائی نہیں تھی، جب اُن کی ضرورت پوری ہو گئی اور انہوں نے ہمیں سگنل دے دیا، ہم نصرت، ہجرت، جہاد، ایمان اور اخوت کی ساری باتوں کو پسِ پشت ڈال کر بیٹھ گئے۔ اور ابھی معاہدہ کی سیاہی خشک نہیں ہوئی مگر ہم آج سے چیخ رہے ہیں کہ مہاجرین واپس چلے جائیں جبکہ آج بھی وہاں توپیں چل رہی ہیں، آج بھی وہاں بمباری ہو رہی ہے، آج بھی مجاہدین اور روس کی لڑائی جاری ہے، آپ اس آگ اور خون کے طوفان میں مہاجرین کو کیسے بھیجتے ہیں، کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ ہم نے جتنی بھی نیک نامی اور دنیا بھر میں شہرت حاصل کی تھی، اُس کو ہم نے بلا وجہ ایک بڑی طاقت کے اشارے پر گنوا دیا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ مہاجرین کی باعزت واپسی کا اس معاہدے میں کوئی بھی انتظام نہیں ہے۔

مذاکرات سے روس نے اپنے مقاصد حاصل کر لیے | اسلام آباد اور کابل کے درمیان اس معاہدے کو محدود کر کے روس نے وہ مقاصد حاصل کیے جو دس سال تک وہ مستقل جنگ میں حاصل نہیں کر سکا تھا۔ اس نے مذاکرات کی میز پر اور اس جنیوا معاہدہ کی شکل میں وہ مقاصد حاصل کر لیے جو جنگی قوت، ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں اور میزائلوں سے اس نے حاصل نہیں کیے تھے۔ اس کو کیا فائدہ ہوا؟ ایک تو یہ کہ اس نے دنیا کو یہ باور کرایا کہ یہ بین الاقوامی تنازعہ نہیں تھا بلکہ یہ دو پڑوسی ملکوں کا جھگڑا تھا اور ان دو پڑوسیوں کو میں نے باندھ لیا ہے اور خواہ مخواہ لوگ چیخ رہے تھے کہ روس نے ظلم کیا۔ روس نے کہا کہ میں نے تو امن قائم کرایا ہے، میں تو امن کا دیوتا ہوں۔

جناب چیئرمین | مولانا اب کچھ ریپٹیشن شروع ہوا ہے تو اگر آپ اپنی تقریر کو مختصر کریں۔

مولانا سمیع الحق | بالکل مختصر کرتا ہوں۔ دوسرا مقصد روس نے یہ حاصل کیا کہ انصار اور مہاجرین کے درمیان ایک بڑی محبت تھی اور لازوال اخوت کا رشتہ قائم ہو گیا تھا، ان ساری محبتوں کو اس نے سبوتاژ کرایا اور ایسے حالات میں ہمیں کھڑا کر دیا ہے کہ انصار اور مہاجرین کے درمیان خدانخواستہ وہ محبت کہیں نفرت سے نہ بدل جائے۔

دوسرا معاہدہ تاشقند | **الغرض** میں مختصراً اتنا عرض کروں گا، تفصیلات کا شاید زیادہ وقت آپ نہیں دیں گے تو میں اس کو بدقسمتی سے پاکستان کے لیے ایک دوسرا معاہدہ تاشقند سمجھتا ہوں اور ہم نے جیتی ہوئی جنگ ہار دی اور وہ فتح جو اللہ نے اسلام آباد کو دی تھی اُس کا ایک بہترین سنہری موقع جو اللہ نے ہمیں دیا، اس موقعہ کو ہم نے گنوا دیا اور اس معاہدہ میں پاکستان سراسر گھاٹے میں رہے گا اور اس کی دلیل ایک یہ ہے کہ جو وطن دشمن قوتیں جو روس کی یہاں ایجنٹ رہی ہیں، وہ اس معاہدے پر شادیانے بجا رہی ہیں۔ آج ایک بڑے لیڈر کا جو روس کا ہمنوا ہے اور جو مجاہدین کو افغان بھگوڑے کہتا ہے، اس نے چیخ چیخ کر کل پریس کانفرنس میں لعنت ملامت کی ہے کہ یہ افغان بھگوڑے اوجڑی کیمپ میں کیا کر رہے تھے اور یہ تھا وہ تھا۔ اُس نے کہا ہے کہ ہم معاہدے پر جشن منائیں گے۔ جس معاہدے پر ولی خان اور اس کے ہمنوا جشن منانے کا اعلان کریں، اس سے یہ بات واضح ہے اور گواہ ہے کہ اس معاہدے سے پاکستان اور مجاہدین کو سراسر نقصان ہی نقصان ہو گا۔ شکریہ!

امامِ اعظم ابو حنیفہؒ کے حیرت انگیز واقعات

تالیف: مولانا عبد القیوم حقانی
ضخامت: ۲۷۲ صفحات
قیمت: ۵۰/- روپے

اردو کی سب سے پہلی اور کامیاب کاوش، فکر و نظر، علم و عمل، تاریخ و تذکرہ، فقہ و قانون، اخلاص و للّٰہیت، طہارت و تقویٰ، سیاست و اجتماعیت، جذبۂ اصلاح، انقلاب [illegible] تعلیم و تدریس غرض ہر جہت جامع اور نفع بخش

مؤتمر المصنفین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور